حوالہ نمبر: 17242/44	فتوی نمبر: 78340/62	سائل: عبدالغنی	مجیب: محمد نعمان خالد
مفتی: مفتی محمد صاحب	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:
کتاب: اجارہ کا بیان	باب: اجارہ سے متعلق متفرق مسائل		تاریخ: 26.11.2022

ایزی لوڈ کی فقہی تکییف اور کسٹمر سے اضافی رقم لینے کا حکم (جدید فتوی)

کچھ لوگ مجھ سے لوڈ کرواتے ہیں، مگر پیسے بعد میں ایک دن، دو دن یا دس دن بعد ادا کرتے ہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ میں آپ سے دس یا پندرہ روپے اضافی وصول کروں گا، جس پر وہ لوگ راضی ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ایک سہولت ملی ہوئی ہے کہ بعض اوقات ہمارے پاس رقم نہیں ہوتی اور لوڈ مل جاتا ہے، جس کی ادائیگی بعد میں کر سکتے ہیں اور اس سہولت کے حصول کے لئے ہمیں 15،10 روپے اضافی دینے پڑ رہے ہیں تو کوئی بات نہیں، ہم دینے کو تیار ہیں، آیا میرا یہ دس پندرہ روپے زیادہ وصول کرنا درست ہے یا نہیں؟ نیز اگر لوگ نقد پیسے ادا کریں تو کیا میں کچھ رقم جیسے پانچ یا دس روپے اضافی کسٹمر سے وصول کر سکتا ہوں، کیونکہ کمپنی کی طرف سے ملنے والا کمیشن کم ہوتا ہے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بطورِ تمہید جاننا چاہیے کہ موبائل کمپنی کے نمائندے اور بعض دکاندار حضرات سے معلومات لینے پر درج ذیل معلومات حاصل ہوئیں:

الف: کالز، ایس ایم ایس اور انٹرنیٹ کی سروسز فراہم کرنے کے لیے کمپنی بوسٹرز لگاتی ہے، ان میں سے ہر بوسٹر میں ایک مخصوص حد (Limit) تک کالز اور ایس ایم ایس وصول کرنے (Receive) اور آگے بھیجنے (Forward) کی صلاحیت ہوتی ہے، اگر کالز وغیرہ اس حد سے تجاوز کر جائیں تو نیٹ ورک زیادہ مصروف ہونے کی وجہ سے کال نہیں ہو سکتی اور کسی بھی بوسٹر پر کالز کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں اس کی تفصیل ہمارے کمپیوٹر پر آنا شروع ہو جاتی ہے اور ایسی صورت میں کمپنی کو بوسٹر کی صلاحیت (Capacity) بڑھانا پڑتی ہے، نیز سسٹم برقرار رکھنے کے لیے کھمبے اور تاریں بھی لگائی جاتی ہیں اور کمپنی ایزی لوڈ کے ذریعہ یہی سسٹم استعمال کرنے پر کسٹمرز سے رقم وصول کرتی ہے۔

ب: ایزی لوڈ کے دکاندار کے لیے کمپنی کی طرف سے یہ ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص سم (Sim) اپنے نام رجسٹرڈ کروائے اور پھر اس سم میں کمپنی سے ایزی لوڈ کروائے اور اس ایزی لوڈ کی مکمل رقم ایڈوانس ادا کرنا پڑتی ہے، نیز یہ سم کال، ایس ایم ایس اور انٹرنیٹ کے لیے استعمال نہیں ہو سکتی، بلکہ یہ سم کسٹمرز کو

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

صرف ایزی لوڈ کرنے کے لیے ہی استعمال کی جاسکتی ہے، البتہ اگر دکاندار یہ ایزی لوڈ اپنی کسی اور سم میں منتقل کرلے تو اس دوسری سم کے ذریعہ کال وغیرہ کی جاسکتی ہے، نیز یہ ایزی لوڈ دکاندار کو کچھ سستے داموں فراہم کیا جاتا ہے، مثلا: ہزار روپے کا ایزی لوڈ کروانے پر کمپنی کی طرف سے ایک ہزار پچیس (1025) روپے کا لوڈ بھیجا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں ایزی لوڈ کا معاملہ شرعاً اجارۃ الاعیان (چیزیں جیسے گھر وغیرہ کرایہ پر دینا) کا معلوم ہوتا ہے اور یہاں اجارہ کے دو معاملات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں:

1) پہلا معاملہ کمپنی اور دکاندار کے درمیان ہوتا ہے، جس میں دکاندار بڑی رقم مثلا پانچ ہزار یا اس سے کم وبیش رقم کے ذریعہ ایک مخصوص مدت تک کے لیے کمپنی سے اس کا سسٹم (جس میں بوسٹر، تاریں اور کھمبے وغیرہ شامل ہوتے ہیں) استعمال کرنے کی منفعت خریدتا ہے اور منفعت کی خرید وفروخت کو فقہی اصطلاح میں اجارہ کہا جاتا ہے، اس میں کمپنی کی طرف سے دکاندار کو کمیشن کے نام سے جو زیادہ مقدار میں ایزی لوڈ بھیجا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت ڈسکاؤنٹ کی ہے، کیونکہ دکاندار کمپنی کو بڑی مقدار میں ایڈوانس رقم ادا کرتا ہے، جس کی وجہ سے کمپنی دکاندار کو مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر منفعت فراہم کرتی ہے، جیسا کہ بیع کے معاملے میں نقد رقم ادا کرنے پر فروخت کنندہ عام طور پر سستے داموں چیز بیچ دیتا ہے۔

2) اجارے کا دوسرا معاملہ دکاندار اور گاہک کے درمیان ہوتا ہے، جس کو فقہی اصطلاح میں اجارۃ المستأجر یا الاجارۃ من الباطن کہا جاتا ہے، جس کا مطلب اجارہ پر لی گئی چیز کو آگے اجارے پر دینا ہے، مذکورہ صورت میں بھی دکاندار کمپنی کا سسٹم اجارے پر لے کر آگے کسٹمر کو اجارے پر دیتا ہے، البتہ اس میں فقہائے حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک اضافی اجرت لینے کے لیے ضروری ہے کہ اجارہ پر لی گئی چیز میں کوئی اضافہ کیا جائے یا یہ کہ اجرت کی جنس تبدیل کرلی جائے، یعنی اگر پہلا اجارہ روپے کے ذریعہ کیا گیا تھا تو دوسرا اجارہ کسی اور کرنسی جیسے ریال وغیرہ کے ذریعہ کرلیا جائے تو اضافی اجرت لینا جائز ہے، ورنہ جائز نہیں۔ جبکہ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے نزدیک دوسرے اجارہ میں موجِر کا مطلقاً (کرایہ پر لی گئی چیز میں کوئی اضافہ اور اجرت کی جنس تبدیل کیے بغیر) اضافی اجرت لینا جائز ہے اور معاصر علمائے کرام نے ضرورت کے پیشِ نظر ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے مسلک پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے، جیسا کہ المعاییر الشرعیہ میں مذکور ہے۔

واضح رہے کہ مروّجہ صورتِ حال کے مطابق دکاندار کو شرعاً کمیشن ایجنٹ قرار دینا مشکل ہے، کیونکہ کمپنی کی طرف سے دکاندار کو ایزی لوڈ فراہم کرنے کی شرط یہ ہے کہ دکاندار کمپنی کو ایزی لوڈ کی مکمل رقم ایڈوانس ادا

کرے، حالانکہ جب وہ کمیشن ایجنٹ بن کر کمپنی کی منفعت آگے کسٹمر کو بیچ رہا ہے تو اس سے ایڈوانس رقم لینے کا شرعاً کوئی جواز نہیں بنتا، اس لیے ایڈوانس رقم لینے کی شرط سے اجارہ کا معاملہ شرعاً ناجائز اور فاسد ہو جائے گا، لہذا تصحیحاً للعقد (معاملے کو درست قرار دینے کے لیے) اس معاملے کو اجارۃ الاشخاص کی بجائے اشیاء کے اجارے پر محمول کیا جائے گا اور ایڈوانس لی گئی رقم کی تکییف ایڈوانس اجرت سے کی جائے گی۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ایزی لوڈ کرنے پر آپ کا کسٹمر سے فی نفسہ اضافی اجرت لینا جائز ہے، کیونکہ جب آپ نے کمپنی سے ایزی لوڈ (کمپنی کا سسٹم استعمال کرنے کی منفعت) خرید لیا تو آپ اس ایزی لوڈ کے مالک بن گئے، لہذا اس کے بعد آپ کا کسٹمر کو وہی منفعت اضافی اجرت پر دینا جائز ہے، البتہ اس میں درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

الف: ایزی لوڈ کرنے پر بہت زیادہ رقم نہ وصول کی جائے، کیونکہ مارکیٹ ریٹ سے بہت زیادہ نفع اندوزی مروت اور اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہے۔

ب: اضافی رقم کی مقدار فریقین کے علم میں ہو، کیونکہ اجارہ کی اجرت فریقین کے علم میں ہونا ضروری ہے۔

(قوله للمستأجر أن يؤجر المؤجر إلخ) أي ما استأجره بمثل الأجرة الأولى أو بأنقص، فلو بأكثر تصدق بالفضل إلا في مسألتين كما مر أول باب ما يجوز من الإجارة (قوله قيل وقبله) أي فالخلاف في الإجارة كالخلاف في البيع، فعندهما يجوز، وعند محمد لا يجوز، وقيل لا خلاف في الإجارة، وهذا في غير المنقول، فلو منقولا لم يجز قبل القبض كذا في التتارخانية (قوله من غير مؤجره) سواء كان مؤجره مالكا أو مستأجرا من المالك كما يفيده التعليل الآتي؛ لأن المستأجر من المالك مالك للمنفعة.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (429/7) دار الكتب العلمية، بيروت:

الفصل السابع: في إجارة المستأجر: قال محمد رحمه الله: وللمستأجر أن يؤاجر البيت المستأجر من غيره، فالأصل عندنا: أن المستأجر يملك الإجارة فيما لا يتفاوت الناس في الانتفاع به؛ وهذا لأن الإجارة لتمليك المنفعة والمستأجر في حق المنفعة قام مقام الآجر، وكما صحت الإجارة من الآجر تصح من المستأجر أيضاً فإن أجره بأكثر مما استأجره به من جنس ذلك ولم يزد في الدار شيء ولا أجر معه شيئاً آخر من ماله مما يجوز عند الإجارة عليه، لا تطيب له الزيادة عند علمائنا رحمهم الله وعند الشافعي تطيب له الزيادة.

الكافي في فقه الإمام أحمد (183/2) دار الكتب العلمية، بيروت:

وكذلك إجارة المستأجر، ويجوز أن يؤجرها للمؤجر وغيره، كما يجوز بيع المبيع للبائع وغيره، فإن أجرها قبل قبضها، لم يجز، ذكره القاضي؛ لأنها لم تدخل في ضمانه، فلم تجز إجارتها، كبيع الطعام قبل قبضه، ويحتمل الجواز؛ لأن المنافع لا تصير مقبوضة بقبض

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

العين، فلم يؤثر قبض العين فيها، ويحتمل أن تجوز إجارتها للمؤجر؛ لأنها في قبضه، ولا تجوز من غيره لعدم ذلك، وتجوز إجارتها بمثل الأجرة وزيادة.

البيان في مذهب الإمام الشافعي (354/7) أبو الحسين يحيى بن أبي الخير بن سالم العمراني اليمني الشافعي (المتوفى:558هـ) دار المنهاج–جدة:

[مسألة: المستأجر يؤجر المؤجر وغيره]

إذا استأجر عينًا وقبضها.. فله أن يؤاجرها من المؤاجر، ومن غيره. إذا ثبت هذا: فيجوز أن يؤاجرها بمثل ما استأجرها به، وبأقل منه، وبأكثر منه. وقال أبو حنيفة: (لا يجوز أن يؤاجرها بأكثر منه إلا أن يكون قد أحدث فيها عمارة). دليلنا: أن كل ما جاز أن يؤاجره بمثل ما استأجره.. جاز أن يؤاجره بأكثر منه، كما لو أحدث فيها عمارة.

المعايير الشرعية: (ص:245):

3/2/4: يجوز أن تتوارد عقود الإجارة لعدة أشخاص على منفعة معينة لعين واحدة ومدة محدودة دون تعيين زمن معين لشخص معين، بل يحق لكل منهم استيفاء المنفعة في الزمن الذي يتم تخصيصه له عند الاستخدام تبعا للعرف وهذه الحالة من صور المهايأة الزمانية في استيفاء المنفعة (TimeSharing).

المعايير الشرعية: (ص:246):

4/2/4: يجو للمستأجر تشريك آخرين معه فيما ملكه من منافع بتمليكهم حصصا فيها قبل إيجارها من الباطن، فيصبحون معه شركاء في منفعة العين المستأجرة، وبعد تملكهم للمنفعة وتأخيرهم للعين من الباطن يستحق كل شريك حصة من الأجرة بقدر مشاركته.

المعايير الشرعية: (ص:243):

3/3: يجوز لمن استأجر عينا أن يؤجرها لغير المالك بمثل الأجرة أو بأقل أو بأكثر بأجرة حالة أو مؤجلة (وهو مايسمى التأجير من الباطن) مالم يشترط عليه المالك الامتناع عن الإيجار للغير أو الحصول على موافقة منه.

حوالہ نمبر: 17242/44	فتوی نمبر: 78341/62	سائل: عبدالغنی	مجیب: محمد نعمان خالد
مفتی: مفتی محمد صاحب	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:
کتاب: اجارہ کا بیان	باب: اجارہ سے متعلق متفرق مسائل		تاریخ: 26.11.2022

دکاندار کا اپنی طرف سے ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنے پر اضافی رقم لینا

بعض لوگ ہم سے اپنے ایزی پیسہ اور جاز کیش اکاؤنٹ میں پیسے ڈلواتے ہیں، جس کی ادائیگی لوگ ہمیں بعد میں کرتے ہیں، اس سہولت کے حصول کے لئے ہم ان سے کچھ اضافی رقم وصول کرتے ہیں، یہ رقم دراصل اپنی طرف سے رقم بھیجنے پر وصول کرتے ہیں، کیا یہ اضافی رقم وصول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

الجواب حامداً ومصلیاً، بسم ملہم الصواب

کمپنی ایزی پیسہ اور جاز کیش کے لیے دو قسم کے اکاؤنٹس کھولتی ہے اور اصولی طور پر دونوں قسموں کے اکاؤنٹس کے ذریعے رقم بھیجنے کا حکم علیحدہ علیحدہ ہے:

1۔ریٹیلر اکاؤنٹ(Retailer Account): ریٹیلر اکاؤنٹ میں کمپنی اور دکاندار کے درمیان شرعی اعتبار سے اجارۃ الاشخاص (اس میں دکاندار کمپنی کا ملازم اور کمیشن ایجنٹ ہوتا ہے) کا معاملہ منعقد ہوتا ہے اور کمپنی دکاندار کو اپنی سروسز کسٹمرز کو فراہم کرنے پر ایک مخصوص مقدار میں کمیشن دیتی ہے اور کسٹمر سے اضافی رقم لینے کو منع کرتی ہے اور شرعی اعتبار سے اجارہ کے معاملہ میں طے شدہ جائز شرائط کی رعایت رکھنا فریقین کے ذمہ لازم ہوتا ہے، لہذا کمپنی کے کمیشن ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے دکاندار کا رقم ٹرانسفر (منتقل) کرنے پر کسٹمر سے اضافی رقم لینا جائز نہیں۔

2۔پرسنل اکاؤنٹ(Personal Account): کمپنی کی ویب سائٹ پر لکھے گئے اصول وضوابط کے مطالعہ اور بعض دکانداروں کے بتانے پر معلوم ہوا کہ پرسنل اکاؤنٹ میں دکاندار کمپنی کا کمیشن ایجنٹ نہیں ہوتا، اسی لیے کمپنی پرسنل اکاؤنٹ کے ذریعہ رقم ٹرانسفر کرنے پر اس کو کوئی کمیشن نہیں دیتی، البتہ کمپنی تبرعاً اپنا سسٹم استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے، نیز پرسنل اکاؤنٹ کے ذریعہ کسی دوسرے شخص کو خدمات فراہم کرنے سے بھی منع نہیں کرتی، بلکہ پرسنل اکاؤنٹ کھلوانے والا شخص (Account Holder) اپنی طرف سے کسی بھی شخص کو خدمات فراہم کرنے میں خود مختار ہوتا ہے، لہذا جب دکاندار اپنے پرسنل اکاؤنٹ کے ذریعہ کسٹمر کی رقم ٹرانسفر کرتا ہے تو دکاندار اور کسٹمر کے درمیان اجارۃ الاشخاص کا معاملہ منعقد ہوتا ہے، جس میں دکاندار کسٹمر کا اجیر (ملازم) بن کر اس کو اپنی خدمات فراہم کرتا ہے، اس لیے دکاندار کا اپنے پرسنل اکاؤنٹ کے ذریعہ رقم ٹرانسفر کرنے پر اپنی خدمت کے عوض کسٹمر سے بطورِ اجرت مناسب مقدار میں اضافی رقم لینا فی نفسہ جائز ہے۔

البتہ سوال میں ذکر کی گئی صورت (جب کسٹمر رقم کی ادائیگی کچھ مدت بعد کرے) میں بھیجی گئی رقم دکاندار کے لیے کسٹمر کے ذمہ قرض ہوتی ہے اور قرض کے بارے میں اصول یہ ہے کہ جتنا قرض دیا گیا ہو اتنی مقدار اور اسی جنس میں قرض واپس لیا جاسکتا ہے، اس پر اضافی رقم لینا سود شمار ہوتا ہے، لہذا پرسنل اکاؤنٹ کے ذریعہ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

بھی ایڈوانس رقم ٹرانسفر کرنے کی صورت میں قرض کی بنیاد پر عام معمول سے زائد رقم لینا ہرگز جائز نہیں، جیساکہ سوال میں مذکور ہے۔ بلکہ دکاندار پر لازم ہے کہ وہ رقم ٹرانسفر کرنے پر صرف اتنی ہی زائد رقم وصول کرے جتنی دیگر کسٹمرز (جو نقد رقم ادا کرتے ہیں) سے رقم ٹرانسفر کرنے پر وصول کی جاتی ہے۔

حاشية ابن عابدين (63/6) دار الفكر-بيروت:

قال في التتارخانية: وفي الدلال والسمسار يجب أجر المثل، وما تواضعوا عليه أن في كل عشرة دنانير كذا فذاك حرام عليهم. وفي الحاوي: سئل محمد بن سلمة عن أجرة السمسار، فقال: أرجو أنه لا بأس به وإن كان في الأصل فاسدا لكثرة التعامل وكثير من هذا غير جائز، فجوزوه لحاجة الناس إليه كدخول الحمام.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (560/4) دار الفكر-بيروت:

وأما الدلال فإن باع العين بنفسه بإذن ربها فأجرته على البائع وإن سعى بينهما وباع المالك بنفسه يعتبر العرف وتمامه في شرح الوهبانية.

قال ابن عابدين: (قوله: فأجرته على البائع) وليس له أخذ شيء من المشتري؛ لأنه هو العاقد حقيقة شرح الوهبانية وظاهره أنه لا يعتبر العرف هنا؛ لأنه لا وجه له. (قوله: يعتبر العرف) فتجب الدلالة على البائع أو المشتري أو عليهما بحسب العرف جامع الفصولين.

السنن الكبرى للبيهقي (573/5) دار الكتب العلمية، بيروت:

عن فضالة بن عبيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: "كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا"

الهداية في شرح بداية المبتدي (149/3) دار احياء التراث العربي، بيروت:

أن الديون تقضى بأمثالها، إذ قبض الدين نفسه لا يتصور إلا أنه جعل استيفاء العين حقه من وجه.

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد نعمان خالد

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

یکم جمادی الاولی 1444ھ

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

الجواب صحیح

دارالافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان
فتوی نمبر:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE